

<p>صنع خاموش دیراب کہلو کہو کہو کہو یتاب سے دل ہی صفت کا نوح نعمو کہیں کے طوفان عیان خراج</p>	<p>صنع کہا کہیں کہیں کہیں کہیں فرد سے کہو لاش کہیں کہیں نات سے میں بوجہ اور کہیں کہیں تر و زری آئی یہ کلمہ سننا</p>	<p>صنع کہا کہیں کہیں کہیں کہیں فرد سے کہو لاش کہیں کہیں نات سے میں بوجہ اور کہیں کہیں تر و زری آئی یہ کلمہ سننا</p>
<p>کہ عرض یہ مہر سے کہ حیدر کا تصدق مقبول ہو یہ مہر یہ البر کا تصدق</p>	<p>کہا کیا نہ مری روح نے دیکر پاؤں میں ہم لاش اٹھانے کے لیے آگے ہیں پیشتر</p>	<p>کہا کیا نہ مری روح نے دیکر پاؤں میں ہم لاش اٹھانے کے لیے آگے ہیں پیشتر</p>
<p>صنع مترجم کا جو حال نہی ہے وہ کیا ہے ولاک کا جو غٹ اجا رہا ہے محبوب غلطی کا سبب خیر رہا ہے بس شکر گردش دور اٹھ گیا ہے</p>	<p>صنع کہا کہیں کہیں کہیں کہیں فرد سے کہو لاش کہیں کہیں نات سے میں بوجہ اور کہیں کہیں تر و زری آئی یہ کلمہ سننا</p>	<p>صنع کہا کہیں کہیں کہیں کہیں فرد سے کہو لاش کہیں کہیں نات سے میں بوجہ اور کہیں کہیں تر و زری آئی یہ کلمہ سننا</p>
<p>مختار زمین اور فلک کا تو ہے ہو اور قبر کو محتاج حسین ابن علی ہو</p>	<p>یہی تھی بلایم وہ کہی بیمار من کہ روتی تھی اون تلون کو تلون کا</p>	<p>یہی تھی بلایم وہ کہی بیمار من کہ روتی تھی اون تلون کو تلون کا</p>
<p>صنع مطیع نہ لاک دجان اجا ذلک برسول دجان شکر رسول دوجا کا دل جان گردش دوران سے جا کو پان</p>	<p>صنع کہا کہیں کہیں کہیں کہیں فرد سے کہو لاش کہیں کہیں نات سے میں بوجہ اور کہیں کہیں تر و زری آئی یہ کلمہ سننا</p>	<p>صنع کہا کہیں کہیں کہیں کہیں فرد سے کہو لاش کہیں کہیں نات سے میں بوجہ اور کہیں کہیں تر و زری آئی یہ کلمہ سننا</p>
<p>مختار زمین اور فلک کا تو ہے اور قبر کو محتاج حسین ابن علی ہے</p>	<p>یہ کون ہیں مرگے جو شغول کاہن شہ بولے کہ نا مارے محبوب خداہن</p>	<p>یہ کون ہیں مرگے جو شغول کاہن شہ بولے کہ نا مارے محبوب خداہن</p>

۶۰
 پشیمانی کے احوال میں صحت ہی سزا
 پانی کو محتاج پوساقتی کو قوت
 یہ ہو کہ کل شلتے سر اسیمینڈر
 اور قاسم زرق دو جہان جہانگیر

۶۱
 دنیا میں رسولوں نے ہی بیخ ڈالی
 فرعون نے موسیٰ کو ہر گز نظر ستایا
 یعنی کا ہی خون امت بیدین آیا
 اور دار علیہ غیبی کو ہی اعدا نے چڑایا

۶۲
 تپنے کی عورتیں کاتے ہیں
 ہر قسم کی عورتوں کو کاتے ہیں
 کی عرض نوتے کر اسے
 کچھ تپنے کی عورتوں کو کاتے ہیں

خود بکس و مظلوم گرفتار بلا ہین
 پر سار غریبوں کے لیے عقدہ کشائین

نہ ہرا کا سپر قبیلہ ارباب بلا ہے
 یہ بعد فنا کوڑوں سے پامال ہوا ہے

جد میرا تو حضرت سار سے
 یہ ہوئی روداد
 معراج کمان کے ہر کو
 مایا اپنے نوز

۶۳
 دیا تو ہر ک فاطمہ کے دین کی
 پیسے بے نرا دینے ہی بنایا
 بلا کے راسخ سدا ایک سدا
 لاش اکی رہی دہو پین فرمایا

۶۴
 شہر کا تہہ بھی کسی نے نہیں پایا
 محبوب خدانے انہیں کاندہ چڑھایا
 قانون قیامت نے اُسے دو دلو پایا
 جہل نے دین کو ریا اور چور چڑھایا

۶۵
 کتب جی خدائی ہی بنا کر
 جہل توڑتے ہیں ساروں کو
 سنجیدہ سحر فان توں سے
 کب تک یہ ساروں کو

جو اپنے مصیبت ہوئی کسپر وہ پڑی ہے
 بنیسل و کفن لاش کیسی ہی گڑی ہے

کیا حضرت شہیر کی عالی نسبی ہی
 مان فاطمہ ہی مانا ہی باپ علی ہی

یہ رتبہ تھا کب حق کے حضور
 قرآن کب آیا تھا حضور سے مرے پیش

۶۶
 جلا و راسیا کوئی نقتول تھا ہے
 عالمیسیوں تک ہی کوئی پوچھا ہے
 دنیا میں کوئی اور یہی مذہب تھا ہے
 دینوں کوئی دوبارہ خاک ہوا ہے

۶۷
 اک دن شہ دین شہ نے پڑھ کر
 او جمع سے اصحاب قوس خلاص کر
 ناگاہ نولستے ہی نے کہا ہے
 میں پوچھا ہوں تجھے بااچہ دل ہے

۶۸
 بابا جہرا شہر خدائے کر
 اعدتے بھی ہی جسے موش
 قانون قیامت ہی کو کھلے
 نظیر کو تم جہاں دلا ہے

بلا و سوا لاش حسین بن علی کے
 کائے گئے ہیں ماتہ ہی مرنے کی

افضل کیا ہی حق نے مجھے قوم عربین
 میں تجھے ہوں بہتر کہ تو بہتر ہی نسبین

وہ ساتی کوثر ہی یہ قانون
 یہ آپ کے مان باپ کی تو تیر کے

<p>۱۱۳</p> <p>جو میں ایک نعل ہو گیا یا میں اپنے سے پہننا ہوں تو میں نہیں جو میں نکالتے ہوں تو میں نہیں</p>	<p>۱۱۲</p> <p>اگر دلتے ششوں نماز احمد ختار اصحاب میں پشت تیرے گے شہزاد سجد میں حسین اتنے میں اردو چو کبا اور پشت پرانا کب ہو سجد میں آ</p>	<p>۱۱۱</p> <p>تا ختم نماز ایک وقت نہوئی کم فانغ جو عبادت سے ہو سید عالم اصحاب سے کہیں غن کیا حال ہی سہم سکون تک ہر حق پاک یوں چہ ہون</p>
<p>یہ ہونے رو دیا اس وقت علی ایا اپنے نواسے کا بیٹے</p>	<p>روح القدس کے وہیں افلاک بریں اور یوں ہو سر گرم سخن سرور دین سے</p>	<p>یہ خوف الہی سے خزین ہوتی ہو دلا یا است عاصی کہیے روتے ہو دلا</p>
<p>۱۱۰</p> <p>عاجلے وہاں تو ہی سے سخن دل بیدار سب میں نہ بوسا سوز میں فریون اسکا تو یہ ہر خیر</p>	<p>۱۰۹</p> <p>اوشاہ رسول کتابی ہر فائق ادا بجہ ہی مقبول کچھ نہ تیرے نانا لیکن سے شبیکے دکھو لڑانا سکو د اور مانا اور مانا اور مانا</p>	<p>۱۰۸</p> <p>دور کے کہنے لگا وہ عاشق اری اسم نمین است کہی کچھ نہیں یہ فاطمہ کا مال ہو رہی حاجی ادار میں دیکھو اسکو سوزا ہون</p>
<p>یہ کس پر خرد سہی میں سے مرے پتیرے کیا پو پتیرے</p>	<p>لازم ہی خوشی فاطمہ کے ماہ لقا کی شیر کی خاطر ہی عبادت ہی خد کی</p>	<p>چین اسکو مرے بعد نہ زمار ملیگا عرش احدی اسکی مصیبت پر ملیگا</p>
<p>۱۰۷</p> <p>پہننے کے لئے تیرے ان اتنی است تودہ کہ لڑی تیرا ت کو چکا بگا سوتے ہو دلدار شیر کہنے کہ لڑی تیرا</p>	<p>۱۰۶</p> <p>چٹیک کہ را پشت سہا کہ پو سا بجہ سے نہ سرور عالم اولیا بقواد مرتب کہا جبکہ لی لافلا تہ پشت سے اوزار پو پتیرا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>ہر لہج کا اگر وہ کہ لڑا کہ یہ دلدار جہ میں ہوا پشت محمد چو ہوار ہو چاہتے یہ عالم اویو نہ تار کروڑ وہ ہو گیا کہ پتیرا</p>
<p>یہ سو رنج و الم لڑکا میں نانا نست کے لید لڑکا میں نانا</p>	<p>اشکوں سے رخ پاک کو دھو ہو ہو سجد سے ہی اوستے پر رتی ہو ہو</p>	<p>نسل میں نماز آخری جس وقت پتیرا سرکاشت کو سینہ پر جلا د چڑھنے گا</p>

۱۳۷
 ابریکے اصحاب نبی اسکے یہ اخبار
 جملہ سے رخصتے ہیں محرم میں عازرا
 اسکے ہیں یون راقم اخبار شہزاد
 شہرکی وہ ہستی کا خزان ہو گیا گرا

۱۳۶
 ایو منویہ دلین تصور کردہ سلم
 میدان شہادت میں کھڑے ہیں شہ عالم
 صفہ زرد میں چاکے ہیں خشک کرم
 نورجانی زفر زندہ بخوار نہ ہوم

۱۳۵
 کیا تو نہیں سنتا کہ نقان از
 نو کبوتہ تو سر پہلے میں آج
 ابین زمین فلک سوتے ہیں
 ہر دو ہویں کی ساری ساری

مشغول فغان روح رسول مئی تھی
 پہر تو شہ ظلمت سے اور یو وطن تھی

پانی تو ہو پیدا اور انین پیاس بڑی ہو
 گھوڑ کی عنان تھامے ہو موت کھڑی ہو

احسان نہ ہو گا رسول
 کر سہا یہ پردہ کا تو حسین

۱۳۴
 سپین چٹین آیا اگر نہیں پایا
 پر ہوتے نہ رہتے ہیں تو کویا
 جب نشت قضا میں شہر یوں آیا
 تقدیر روان اور ہی سامان دکھایا

۱۳۳
 بڑ ہو پیغضب جاتی ہو گو گیم ہو
 جلا زار روان سپر فاطمہ شہزاد
 اُس دہویں بندہ ہو چکا حشر و
 گمانی ہو جو زخم کو کوی کر گیا دا

۱۳۲
 بیستے ہی جہر کی کہ توں آگ
 ابین زمین فلک کہ میں آگ
 پر تھی ہی شہر کے کہ میں آگ
 چکان سکے فرات میں آگ

ہنہم سے نم تک تو وہ همان قصا تما
 دسویں کو تو بس خاتمہ آل عبا تما

یہ دکھ جو سے شاہ نے مطلب کہو کیا تما
 منظور فقط است عاصی کا بسلا تما

پردہ کیسے دستار بی شہ
 سایہ کیا شہر کا محمد کے

۱۳۱
 لشکر بی علم را ہی شہ کیا ہارا
 دنیا سی ہار مان علی گری ہی ہارا
 اصفیے لگا تیر کہ تیرا پتہ دوارا
 رو نیکیو ران شو نہ تیرا ہر کا دیارا

۱۳۰
 متقل میں ابوحنف را دنی ہی کر کہا
 اُس دم خدا فرماش خالص ہوئی پیدا
 جہر بل تو سسہ کے ہو کیا ساین مٹا
 بیچ دہ دن کل کی زفر و سچ تیرا

۱۲۹
 شہ عالم است سے دین آگ
 فرمایا سو خدیج زفر کے ہوس
 جہر کی کا نی بجے اک ساریم
 ہرست و اور کے کل کی زفر و سچ تیرا

ظالی ہوا لشکر سے جو سمور پڑا تما
 میدان جو ظالی تما وہ لاشوں سے بہر تما

بے یار وہ دو گار محمد کا پس رہے
 آج اپنے خوزاد کی نینن تجکو خبر ہے

کیا سایہ کی خواہش ہو کہ تیرا
 وہ دہویں اک بڑکی سے لاش

سے قتل کے لئے لاشیں چاہا
 میں ابو بکر کے مداخلت کو جاننا
 اس سے قتل کا مانا کو سنانا
 مکن ہو تو چاروں مری بہنو کو اور لایا

۱۴۹
 ایسی رو سٹو جو زبان پر اللہ
 شمعوں نما جو جس حد میں نظر ہو کھانا
 اُس دن وہ فرنگی سے فرج و شرم و جا
 چنگل میں ہے قصداً آرا تا آگاہ

۱۴۸
 ہر جہت سے صدف کو چکارا دل ناز
 تو اسے مدد کر مری کا سکل سے مددگار
 واسطہ تو ساری فصلی کا ہوتا
 کہ یہاں پہنچے یہ سب سے ہون میں چاہا

م حال مراد یکہ ساوگے
 سینیہ پر چڑھا دیکہ ساوگے

لایا فلک اکہ شت میں لشکر سے چر کر
 اور شیر نے گہرا دبان شمعوں کو جا کر

یہ شیر نیستان ہی تو خالق کا اسد ہی
 یا شیر لہی مدد سے وقت مدد ہی

پہلے ابو گریبان
 وہی است کی لیا اور شہزاد
 کہ شہزادے نے نظروں میں لایا
 اس نے فریب میں سزا کی سنگین

۱۴۷
 اس نے جملہ کیا نظرانی چہ دم
 ہوش اور سے نزدیک نما ہو جاوے ہم
 آدم صغی اللہ سے تا غیبی مریم
 ہر ایک پیو کو چکارا وہ بعد ہم

۱۴۶
 چاہا نہ ہر کو یہ رو سے سنایا
 امداد کو وہ شیب و جگہ ہی ستایا
 چوہر ہا نہیں شیب کے سنن ابھی لایا
 اہل بیت کے یہ سب سے سلا کو چہ لایا

پیار سی تھی کہ سراپا داتا
 وہی عقد و نکو و شمع کی داتا

امداد کا طالب ہوا ہر ایک سانی سے
 پر عقدہ کشائی نوئی اسکی کسی سے

اس وقت تو شان اسدا اللہ کہ ماڈ
 گہرا ہی مجھے شیر سے تم آسکے چادو

۱۴۵
 یہ شہزادے نے کر دیا
 وہی لکر ہو کو رشتے لگایا
 تو تھا شیب سے سلا کو چہ لایا
 بان شیب سے خیرتے فرنگی کو چہ لایا

۱۴۴
 انہیں میں ہی پختن ایک کے نام
 وہ نام لگا دو زبان کے وہ نام
 اچھل کے تصویر میں چکارا وہ خوش نام
 یا احمد فریب سے اہل کو تمام

۱۴۳
 جب کوئی نہ آیا تو ہوا اور بی شاد
 چہ شہزادے سے لگا کر سے فریاد
 کوئی نہیں لڑا مجھے اس قیدی آزاد
 امداد میں خالق کو وہ مری امداد

ہر ایسا کوئی رو سے زمین کو
 عقدہ کشائی شہزادے میں کو

گہرا ہی مجھے شیر نے جملہ سے جملہ
 ای صاحب معراج تو مشکل مر جملہ

اسکو نہیں معلوم کہ بولا پر جفا ہی
 خود عقدہ کشا خلق کا آفس میں پناہ ہی

۱۳۱
 بیان گاہن حضرت کے یہ اور جہاں
 دلتے یہ کہا چکے کہ عقدہ کشائی
 نہ ہونے پہنچا کوئی زانیہ یہ بیان
 شکل اور اس شکل کے یہ ہے جہاں

۱۳۲
 پیشکے علی خیمہ کو حضرت تاملاری
 زینب اور خیمہ پیری کرتی تھی اسی
 ختم کو جو دیکھا تو پیشکے ہولکاری
 اس کے قریب میں اس کے خیمہ داری

۱۳۳
 زینب نے کہا جاؤ تم اس کے
 میں بندہ اس کے ہولکاری
 مبارک کے کہتے کہ ہولکاری
 سر زوری کی اس کے ہولکاری

۱۳۴
 اندیشہ بڑا ہی یہ حسین ابن علی کو
 ظالم نہ کہین لوٹ لین ناموس نبی کو

۱۳۵
 تنہا جو پورے فوج کہاں اسی شہ دین ہی
 شہ ہوتے کہ سب مر گئے اب کوئی نہیں ہی

۱۳۶
 وہے جانکی طاقت
 زخم کو کہے بانہ

۱۳۷
 بھون بھون علی صفحہ کا اٹھایا
 اور کسکے وہی اب کے ٹھایا
 گنہگار کے پلٹتے اب کو سنا
 افسانے خبر داریا بابا ہی آیا

۱۳۸
 کہا بات لگنے کو آیا بھون بھون
 اکدم کسکے جا کر کجا پورا ہر
 پیر کہین زمین چلی گئے سر
 وہ بولی جو حکم میں ہولکاری

۱۳۹
 بندہ کے چراغ
 وان شیر شمعوں تاملاری
 بگاہ جان ہولی صولت نور
 گردن سے صدراں کی

۱۴۰
 اللہ کا اک بندہ گرفتار بلا ہے
 یہ باپ ترا اس کے بچا نیکو چلے ہے

۱۴۱
 وہ یہ تو کولاشونکو سونپا کے رن میں
 کیا جاتے ہو تم ملنے کو صغرے وطن میں

۱۴۲
 جل جائیگا کہ چمپہ ہی فرنگ
 اکپونچی سواری سپر شہ

۱۴۳
 کولاش بڑا صفحہ تری شان
 بدل ہی کتا ہی کہ اسے جانی
 اس وقت صدقہ لکھتے ہر اک یہ جانی
 بیاتری الفت ہے ان میں ہولکاری

۱۴۴
 سولے کہا اب میں کہاں میں
 میں جانا ہوں اس شخص کو ہولکاری
 جس کا ہونے لگے کسی نزل میں چورا
 وہ بولی کہ تم تو بیان لٹ جانیے بتیا

۱۴۵
 وہ آنا اور جانیے قطرہ کو
 وہ آنا اور ہولکاری پلٹا صولت
 وہ آنا اور جانیے پلٹا صولت
 وہ آنا اور جانیے پلٹا صولت

۱۴۶
 اس چہوٹے سے لاش کے میں قربان رہی
 تم جاؤ میں اصفیٰ کی نگہ بان رہی

۱۴۷
 شہنے کہا اچھا زامست کے میں ہم
 ہم چاہتے ہی دم میں اور آئیے ہی میں

۱۴۸
 عالم کا مدگار ہی خود زار رہی
 اللہ کی قدرت ہی جانسان رہی

<p>۱۵۴</p> <p>کیا کاہنہ کا رشتہ تو سوئی خلد سے ہے میں سناؤ جس تہا جو تو نے کیا تہا باپ کے واسطے بھیجے جانے کا یا پڑھتی ازیت نہولی دنگو کو یا</p>	<p>۱۵۵</p> <p>بتلا سے بولا یہ کہ تیری کیوں تم کہ ایک آقا کے تہ دنگو پر کیا تم کیا کوئی پسر گیا جو چشم ہی تم انشاہ دعا لکھو یا کیا تیرا عالم</p>	<p>۱۵۶</p> <p>سید مظلوم نودار تیرا بدن چہ پڑ مظلومی کر تار تیرا جسم سہو چو گل و دستار اور زیب کر حیدر از تار گل ملوار</p>
<p>آیا جو بیان ابن شہنشاہ عرب ہے یہ فاطمہ کے دودھ کی تو کیا سبب ہے</p>	<p>سرتا بقدم خوئے تم اپنے برے ہو کیا درد ہے جو ہاتھ کیجے پہ دہرے ہو</p>	<p>بیان پیاسی ہر شکر خدا میں مگر بخشش است کی دعائیں</p>
<p>۱۵۷</p> <p>وہ بولا میں صد تیری اچھے خالی بیوی کو کہتے تکلیف اڑھائی حقیقت نہ کیوں کہتے کہ عورتوں کے کہن ریح تہا جو پچا کیوں آئی</p>	<p>۱۵۸</p> <p>ایز فاطمہ کے لال خجکے ستایا لب خشک میں کیا پانی ہی نہیں پایا سن لو گئے آقا تیرا حال نبایا سوچو پڑ کر نہ کیا ہی پاس کو نہ آیا</p>	<p>۱۵۹</p> <p>تیرا بیچے ہو تیرے تیرا جان خستے فالین کا تیرے تیرا شہر کا نندہ لیا لیا پیر تیرا آنی نظر لیا میں گذری دروید</p>
<p>فاتون قیامت پہ امداد نہ پہنچی کیا کان تک اُنک مری فریاد نہ پہنچی</p>	<p>جو کچھ ستائے میں عجب اٹھا ہی زمین پر کیا فاطمہ کی آہ کا دھیان اُنکو نہیں ہو</p>	<p>کے ایسے پسر شہر چنڈا کو چومنے شہ کے گت پا کو</p>
<p>۱۶۰</p> <p>شہر بولے کہ حال اٹھا نہ تو پوچھو عیاں کے لاشہ پڑے تو زور میں خیر اور لاشہ اٹھو تو میں بیویں لایا اور لاشہ فاطمہ کی سن لیتے ہیں</p>	<p>۱۶۱</p> <p>شہر بولے نہیں کہی قابل مرا حال چو پیل پر گذرے کہ پوچھیں جی میں زندہ ہوں اور باغ مرا پوچھو کیا کہن ہی جان ہی پوچھیں میں کراں</p>	<p>۱۶۲</p> <p>اور چاہا ناب صفا حال فرنگی شہ جو کیا شہر کا کا کپور دستار کو چکا انوشے کر بیان قبا باپ کے بولا</p>
<p>زہر مری ماتم میں کفن پہاڑ ہی میں سیر کی مقل کی زمین جھاڑ ہی میں</p>	<p>ای بہائی گلہ کسکا کرون شرم کی جاہی است نے نبی کی یہ مرا حال کیلے ہے</p>	<p>میں آپکا غربال ہو اسے کی سید تر کیا حال ہو اسے</p>

۶۵
 اید جانے ہیں ہم بجز اللہ کے
 اید جانے کہ یہ شکل کون سی
 سطح میں ہوں یا ہوں تخت پتلا
 جو وقت جی زاد یوں کہ لکھی کا سران

۶۶
 سکرت بیان روسے بہت سدا
 بولے کہ شاہ جو کہین تقدیر کا کدما
 والد کہ جو خضادق مرانا
 سوئی ہو خبر سے کہ سر میر کر گیا

۶۷
 پتوں ہی کوئی تو لیتے دور
 اور لے رہے وہ سو اور اور
 ہاگہ فرمائی نے سخاں تو لیتے دور
 بولا نہ وہی عرض تو لیتے دور

۶۸
 جلا دم قتل کے شتاق کٹر میں
 لاشے مرے فرزند نہ کہ چھین چھین
 پتکے توئی کا جا پتو گیا پارا
 بولا کہ تم اس ملک میں جاؤ خدا
 اب بچیں پاک میں کہ ہم جو کمالا
 ہر میری توئی ملک در ایچھی پارا

۶۹
 سیدانیاں ہی زرقہ اعدا میں گہرین گی
 سرنگے بنی زادیان بلوے میں پھرنگی
 اسی بائی میں کیا لون کر آجی
 جب از منجھے مذہب میں نیابی
 سردار پوس کا پسر شہ آبی
 فردوس کو سب صبیحی ہو رہی

۷۰
 فردوس کے رستہ چلے
 مولیٰ مجھے کھ تو پڑتے
 تب کجی لیبی حضرت
 اور ابھی گلے ہی شہر
 اعجازی ہر نہیں شہر
 تب عرش تو شور و شہر

۷۱
 اب چلے مرے شہر کے مختار بنو تم
 میرے مرے لشکر کے بھی سالار بنو تم
 وطن کے دارت میں جاؤ
 زخم برزیر و سنان کما ز ندوگا
 خونریز باست پر دال آ ز ندوگا
 بن کا فو کو کعبہ دین تو ز ندوگا

۷۲
 ہم گو کہ تری فوج کے سالار نہیں گے
 عباس کمان میں جو علدار نہیں گے
 وہ بولا تو لوسا تم مجھے امشعال
 جن چکے کرونگا تری اعدا کو میں بھل
 شہ بولے کہ یہ بات ہر سب باتوں میں
 قتل میں وہی میر میں نکا نہیں

۷۳
 شیر کی توت سے عیان نہ
 کیا صاحب اعجاز ہی کیا خدا
 کما ہی بوخلف راوی یا
 جب شہت میں آیا پسر
 دیکھا کہ میں جلا د کٹر قتل
 دلو این ہی انو میں میں

۷۴
 لشکر کو لیے ساتھ تو سے جاؤ کما مولا
 میں آل محمد کو بھی سے آؤنگا مولا

۷۵
 وہ قتل ہوں ہرگز یہ گوارا نہیں مجھ کو
 امت سے زیادہ کوئی پیارا نہیں مجھ کو

۷۶
 رول ہیں حرم حید میں گھر
 اور فیض کے دروازہ پہلے

<p>بہارِ حیات کی ایک چوکی سید پر یہ تختہ دل زور سے ابن اسحاق نے پوچھا قصہ پر کی تو کہوں آجی چکا</p>	<p>۱۶۶ فزان خلیہ جو موسے کان میں پوچھا قوار در دولت پو میں حاضر ہو اور ایک نہیں بلے پردہ ہوئی نصرت پو پو رہی پو تری پو ان کی نہیں</p>	<p>۱۶۷ زینب نے کہا نصیب باجی اب فتن ہو چلی ہے تیرا نظد رہی تیرے لیے مجھے سید عالم سو میں تو پس پردہ کر رہی ہو</p>
<p>تایا تو نہیں جگو بہ غم سب شیر الہی کہ ہم میں</p>	<p>در بان ہوں اس در کا بھے فخر کی جا رہی در شہ مجھے جہنم میں آئین کا یہ ملا ہے</p>	<p>تو پیشہ در خیمہ ہا اور دن میں نظر جو عظم سے بہانی پو ہوں مجھے فخر</p>
<p>سین سے گویا ہوا کہ سپہ ساری سیر م از کون کسین فخر فخر ہوا ہم پو اسکن وارا</p>	<p>۱۶۸ شہ اپنے کیا تونے غم پہ اصاف اب جا کہ کوئی آئین ہم ہو گیا لکھن شہ و شہ پو انہا حضرت نے نظر کی طرف گئے</p>	<p>۱۶۹ زینب پس پردہ تیری نصیب فان گور و شوش کہا کر رہی جاوے قتل چلا کھنچے اشنہ میں کہا نصیب تیرے نصیبان</p>
<p>ما کرتا ہوں وان یاد دن آتا میں مجھے بچ و بلان</p>	<p>پہر سے خیام نبوی یاس سے دیکھا کہ دور سے دیکھا تو کہی پاس سے دیکھا</p>	<p>اب دیکھ تو کیا سید بکیس پو ہنای نصیب کہا سینہ پہ جلاو پو پاس</p>
<p>ایک حایت کو سدا فخر کو جان جو روز پو سے کو ابل جاکر میں سدا داد و جب کہ میں ابن اسحاق پو</p>	<p>۱۷۰ پیشہ در خیمہ پو کر رہی چاری اس بندہ کی تم جان چا پو رہی شہ اپنے کہ ان اس اسد سدا اب آہی کہ تم سے وصیت پو رہی</p>	<p>۱۷۱ کہا کہ فخر جلاو سے عاجز ہوا اس وقت بہت کیا شوق شہادت کا کہ فوج پو ای شہر قفا سے مری گردن کو</p>
<p>کشتائی کو گیا لال علی سبان ہونا موس نبی ام کا</p>	<p>آنا در خیمہ پو ترا جمہ ستم ہے ہٹ جاؤ تمہیں لا مشہ اکبر کی قسم ہے</p>	<p>شہرگ پو جو کہتی تری تلوار پو ظالم یہ بوسہ کہ احمد ختم ہے ظالم</p>

درد کو زور و دولت و اعمال زیادہ
 بہر شہر گمان کا ہوا قبول تیاوہ
 جس جو سر سوزی تیری فانی فانی
 اب شہر کی کہ مرض کی دیکھتے تھو
 جس غم شہر کا کہ شہر ہوا مال
 جس غم شہر کا کہ شہر ہوا مال
 جس غم شہر کا کہ شہر ہوا مال
 جس غم شہر کا کہ شہر ہوا مال